© rasailojaraid.com

گوشۂ فقہاء

فقیہ ابوسعید احمد بن ابوسعید بن عبداللہ ملا جیون

نام ونسب:

آپ کا نام احمد ہے اور والد کا نام ابوسعید، ملا جیون سے مشہور ہیں سلسلہ نسب یوں ہے احمد بن شیخ ابوسعید بن عبداللہ بن شیخ عبدالرزاق بن شاہ مخدوم (مخدوم خاصہ) آخر میں آپ کا نسب شریف سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہے۔

پیدائش وسکونت:

آپ کے دادا عبداللہ کے جدامجد مخدوم خاصہ جو شیخ صلاح الدین دہلوی کی اولاد سے ہیں، قصبہ امیٹھی کے مشہور بزرگوں میں سے تھے دہلی سے منتقل ہو کر قصبہ امیٹھی میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ملا جیون اسی قصبہ امیٹھی میں پیدا ہوئے سنہ پیدائش تقریباً ۱۰۴۸ھ ہے۔

تحصیل علوم:

سات سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کیا پھر تحصیل علوم وفنون میں مشغول ہوئے اور یورپ کے متفرق قصبات میں رہ کر فضلائے عصر سے استفادہ علوم کیا درسیات میں سے اکثر کتب شیخ محمد صادق ترکھی سے پڑھیں۔ آخر میں ملا لطف اللہ گوردی جہاں آبادی سے سند فراغت حاصل کی آپ کے تبحر علمی کے متعلق مولانا آزاد بلگرامی کے الفاظ ہیں۔ ''حاصل کلام الٰہی دور دانش عقلی نقلی بحر انتناہی'' تحصیل علوم سے فراغت کے بعد مسند صدارت تدریس کو زینت بخشی اور اپنے وطن میں درس دیتے رہے۔

قوت حافظہ وسادگی مزاج:

آپ نہایت سادہ وضع، غریب الطبع، منکسر المزاج، ملنسار اور رسمی تکلفات سے قطعاً بیگانہ اور قوت حافظہ میں یگانہ تھے درسی کتابوں کی عبارتوں کے پورے پورے اوراق وصفحات حفظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور بڑے بڑے قصیدے ایک مرتبہ سننے سے یاد ہو جاتے تھے۔

شاہ عالمگیر ملا صاحب کے سامنے:

چالیس سال کی عمر میں اجمیر شریف ہو کر دہلی پہنچے اور یہاں کافی مدت تک اقامت کی اور درس وافادہ کا مشغلہ جاری رہا کشش طالع نے آپ کو شہاب الدین شاہ جہاں بادشاہ تک پہنچایا۔ شاہجہاں نے آپ کو اورنگ زیب عالمگیر کی تعلیم کے لئے مقرر کیا اور عالمگیر نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور پھر عمر بھر حد سے زیادہ اعزاز واحترام کرتا رہا اسی طرح شاہ عالم خلف عالمگیر آپ کے سامنے لوازم تکریم بجالاتا اور شاہ فرخ سیر بھی آپ کی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا۔

زیارت حرمین شریفین:

پچپن سال کی عمر میں حرمین شریفین حاضر ہوئے یہاں بھی ایک مدت تک اقامت کی اور ظاہری و باطنی و برکات سے مالا مال ہوئے چار پانچ سال کے بعد واپس ہو کر بلاد دکن میں سلطان عالمگیر کے ساتھ چھ سال گزارے۔ ۱۱۱۲ھ میں پھر حرمین شریفین حاضری دی ایک سال اپنے والد ماجد کی طرف سے، دوسرے سال والدہ ماجدہ کی جانب سے مناسک حج ادا کئے اور صحیحین کا درس نہایت تحقیق واتقان کے ساتھ مراجعت کتب وشروح کے بغیر دیا۔

تصوف وسلوک:

۱۱۱۶ھ میں ہندوستان واپس آ کر اپنے وطن میں دو سال قیام کیا اس زمانہ میں طریق سلوک وتصوف کی طرف زیادہ توجہ فرمائی اور حضرت شیخ یٰسین بن عبدالرزاق قادری سے خرقہ خلافت حاصل کیا پھر اپنے احباب و مریدین کیساتھ دہلی تشریف لائے اور درس وافادہ میں مشغول ہوئے۔

ایک عجیب وغریب خواب:

صاحب آئینہ اودھ شاہ سید محمد ابوالحسن مانک پوری نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ ملا جیون کے والد نے خواب دیکھا کہ میں اپنے دونوں بیٹوں (ملا جیون اور ان کے برادر حقیقی ملا بوڈھن) کی انگلی پکڑے ہوئے چلا جا رہا ہوں کہ اچانک ایک طرف سے سور دوڑا ہوا قریب میں آیا میں نے ملا بوڈھن کو گود میں اٹھا لیا اور وہ ملا جیون کا دامن چھو کر چلا گیا۔ جب بیدار ہوئے تو بہت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متاسف ہوکر فرمایا کہ سور کے چھونے کا مطلب دنیا میں ملوث ہونا ہے بوڈھن اس سے بچ گیا۔

ملا جیون تاحیات سوائے اپنے کھانے اور کپڑے کے اور کسی طرح بادشاہ سے متمتع نہیں ہوئے اور نہ اپنے لئے کوئی علوفہ مقرر کرایا جبکہ بادشاہ خود اس کا متمنی رہتا تھا بایں ہمہ احتیاط ان کے والد نے اس قدر ملوث ہو جانے کی نسبت پہلے ہی فرما دیا کہ اس کو دنیا نے چھولیا۔

دنیا سے رحلت:

آپ نے ۱۱۳۰ھ میں بزبان اقبال یہ کہتے ہوئے۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
رخصت اے بزم جہاں سوئے وطن جاتا ہوں میں

کاشانہ فردوس کو نشیمن بنایا۔ پچاس روز کے بعد نعش مبارک دہلی سے امیٹھی لے جاکر آپ کے مدرسہ میں دفن کی گئی تاریخ وفات اس قطعہ سے ظاہر ہے۔

شیخ احمد چوں بفضل ایزدی شد ازیں دنیا بجنت بارياب
مہدی حق شیخ احمد وصل اوست (۱۱۳۰ھ) نیز شیخ احمد عالی جناب (۱۱۳۰ھ)

علمی کارنامے:

آپ نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور تصنیف میں صرف کی۔ اصولِ فقہ میں نورالانوار شرح المنار آپ کی زندہ یادگار ہے جس سے دنیائے علم کا بچہ بچہ بخوبی واقف ہے یہ کتاب آپ نے مدینہ منورہ کے قیام کے دوران صرف دو ماہ کے اندر لکھی ہے۔ نیز ہندوستان میں سب سے پہلے احکام القرآن کے موضوع پر التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الا آیات الشریعۃ مع تالیفات المسائل الفقھیہ'' آپ ہی نے تالیف کی جس میں قرآنِ مجید کی کم وبیش پانچ سو آیات کی تشریح وتوضیح حنفی نقطہ نگاہ سے کی ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ موصوف کی دورِ طالب علمی کی تصنیف ہے جیسا کہ خاتمہ کتاب میں خود موصوف نے سال تکمیل وتصنیف بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے آیات شریفہ کی تفسیر امیٹھی شہر میں لکھنا شروع کی تھی۔ یہ ۱۰۶۴ھ کا واقعہ ہے جب میں حسامی پڑھتا تھا اور سولہ برس کا تھا۔ ۱۰۶۹ھ میں بلدہ مذکورہ میں اس سے فراغت پائی اس وقت میں شرح مطالع پڑھتا تھا اور

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاروان عمر اکیسویں منزل طے کر چکا تھا کچھ زمانہ کے بعد ۱۰۷۵ھ میں امیٹھی کے اندر درس کے زمانہ میں نظر ثانی کر کے اس کی صحت کی اس وقت میں ستائیس سال کا تھا۔

ان کے علاوہ دیگر تالیفات یہ ہیں: ''السوانح یہ لوائح جامی کے طرز پر ہے جس کو آپ نے حجاز کے دوسرے سفر میں تصنیف کیا۔ ''مناقب الاولیاء'' یہ امیٹھی کے آخری زمانہ قیام کی تصنیف ہے۔ ''آدابِ احمدی'' سیر وسلوک میں ہے جو آپ نے ابتدائے عمر میں لکھی تھی۔ (۱)

رطب ویابس (مجموعہ مقالات ومضامین)

اس کتاب میں ڈاکٹر شاہتاز صاحب کے حسب ذیل مقالات ومضامین شائع ہوئے ہیں۔

☆ قرآن وسیرت سے متعلق مضامین

۱۔ اعجاز القرآن
۲۔ قرآن غیر مسلموں سے نفرت کا درس نہیں دیتا
۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیتِ حکم وقاضی
۴۔ نقش نعلینِ رسول ﷺ کی برکات

☆ فقہی مضامین

۵۔ اسلامی نظام حدود وتعزیرات کی حکمت
۶۔ رحم کرائے پر لینے کی شرعی حیثیت
۷۔ شکاگو تحریک اور شہادت کے تقاضے
۸۔ رمضان المبارک تاریخی تناظر میں
۹۔ نمازِ تراویح چند توجہ طلب پہلو
۱۰۔ تعداد رکعت تراویح
۱۱۔ ماہِ رجب کی مذہبی وتاریخی اہمیت
۱۲۔ علامہ ابن سلام ہرویؒ
۱۳۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی افکار ونظریات

☆ شخصیات وبلاد پر مضامین

۱۴۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء اور مولانا فضل حق خیر آبادیؒ
۱۵۔ علامہ محمد ابوزہرہ مصری
۱۶۔ الشیخ علی طنطاوی
۱۷۔ علامہ الشیخ عبدالفتاح ابوغدہ

(یہ مقالات ہر شہر کے معروف کتب خانہ اور مجلہ فقہ اسلامی کے دفتر سے دستیاب ہیں)

۱۔ خزینۃ الاصفیاء آئینہ اودھ شاندار ماضی، مقدمہ اتقان از مولانا عبدالحلیم تذکرہ علمائے ہند۔ ۱۲

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

© rasailojaraid.com